فیضانِ اصحابِ صُفّہ

رِضوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

03-January-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔(1)وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے(2)میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا(3)مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔(اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تُم ہو میں تُم پر فِدا تُم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتی ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر

ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی امتی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، یہ وہ خوش نصیب افراد ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت اختیار کرنے کے لئے منتخب فرمایا، یہی وہ مقدس گروہ ہے جسے سب سے پہلے نیکی کی دعوت دینے کی سعادتیں ملیں، یہی وہ پاکیزہ لوگ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے کفار کے ظلم و ستم کو برداشت کیا، یہی

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی. . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل دور میں بھوک پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر اور ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو سربلند رکھا، یقیناً ان کی اَن تھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نام لیوا ہیں۔

یوں تو تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے اور ہدایت کے تابندہ ستارے ہیں، سب ہی ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ہیں، لیکن ان میں کچھ صحابہ ایسے بھی ہیں جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں صرف دین سیکھنے کے لیے حاضر رہا کرتے تھے۔ انہیں اصحابِ صفّہ کہتے ہیں۔ آج ہم انہی کی شان، ان کی قربانیوں سے متعلق سنیں گی۔ ان اصحاب میں سے چند بڑے اور مشہور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرتوں کے ساتھ ساتھ ضمناً مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اصحابِ صفہ کی زندگیوں سے ہمیں کیا درس ملتا ہے، وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر اصحابِ صفہ اپنے گھر بار، اہل و عیال اور فکرِ روزگار سے بے نیاز ہو کر مسجدِ نبوی میں ہی رہتے تھے یہ سب بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ آیئے سب سے پہلے اصحابِ صفہ میں سے ایک مشہور صحابی، مقبولِ بارگاہِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا واقعہ سنتی ہیں جس میں دیگر اصحابِ صفہ کا ذکرِ خیر بھی ہے۔

دودھ کا ایک پیالہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: بُھوک کی شدت کی وجہ سے ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہر جاتے تھے۔ جانِ دو عالم، نبیِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ کر مُسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا: اے اَبوہُریرہ! میں نے

عرض کی: لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا: میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شَہَنْشاہِ بَحْرُ وبَر، مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لے کر میں بھی اندر داخل ہو گیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اَہْلِ خانہ نے عرض کی: فُلاں صَحابی یا صَحابیّہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ہَدِیّہ (Gift) بھیجا ہے۔ فرمایا: ابو ہُریرہ! میں نے عرض کی: لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا: جاکر اَہْلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔ حضرتِ سیّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اَہْلِ صُفّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسلام کے مہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شَخْص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ مال ان (اَصحابِ صُفّہ) کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس کوئی ھَدِیّہ آتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استِعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گِراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہْلِ صُفّہ کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زِیادہ مُستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوّت حاصِل کرتا۔ جب اَصحابِ صُفّہ آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بہُت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھے مُیَسَّر ہوں۔ لیکن اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت (Obedience) کے بِغیر چارہ نہ تھا۔ میں اَصحابِ صُفّہ کے پاس گیا اور ان کو بُلایا۔ وہ آئے، انھوں نے شَہَنْشاہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اجازت طلب کی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضِر ہو کر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ابو ہُریرہ! میں نے عرض کی: لَبَّیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرمایا: پیالہ پکڑو اور ان کو دودھ پلاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے پیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پِلاتا پِلاتا آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچا اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے۔ سرکارِ نامدار، عرب و عجم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پِیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسُّم فرمایا اور فرمایا: ابوہُریرہ! میں نے عرض کی: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔ فرمایا: بیٹھو اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پیو! میں نے پیا۔ آپ مسلسل فرماتے رہے: پیو! حتّٰی کہ میں نے عرض کی: نہیں! قسم اُس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اب مزید گُنجائش نہیں۔ فرمایا: مجھے دِکھاؤ۔ میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کی حمد بیان کی، بِسْمِ اللہ پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔ (بخاری، کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی۔۔۔الخ ۴/۲۲۳، حدیث: ۶۴۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ حضورِ انور، شافعِ محشر عَلَیْہِ السَّلَام مالک و مختار ہیں، جب چاہیں، جیسا چاہیں، جتنا چاہیں، جہاں چاہیں تصرف فرمائیں آپ کے پاس سب اختیارات ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا نبیِ دوجہاں، مالکِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑا کوئی سخی نہیں، دودھ کا صرف ایک ہی پیالہ تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام خود ہی اسے استعمال فرماسکتے تھے مگر یہ گوارا نہ ہوا بلکہ فیض اور جُود

کے دریا بہانے والے آقا، منگتوں کے دامن بھر دینے والے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اصحابِ صفہ کو بلا کر انہیں بھی اور جنابِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بھی دودھ پلا کر اپنی سخاوت کے دریا بہادیئے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام بنی آدم میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ سب سے بڑا سخی کون ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سب سے بڑھ کر جواد ہے پھر تمام بنی آدم میں سب سے بڑھ کر سخی میں ہوں۔ (شعب الایمان، الثامن عشر، باب فی نشر العلم، ۲/۲۸۱، حدیث: ۱۷۶۷ ملتقطا)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ صفہ کون تھے؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس واقعے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بھی ذکر ہے اور ساتھ میں دیگر اصحابِ صفہ کا بھی تذکرہ ہے۔ خود حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اصحابِ صفہ میں سے تھے۔ مَسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ایک چبوترا تھا، جہاں (مختلف اَوقات میں) تقریباً 400 یا 500 فُقَرائے مُہاجِرین بیٹھا کرتے تھے، اِنہیں اَصحابِ صُفّہ کہتے ہیں۔ اِن کے پاس گھر تھا نہ دُنیوی سازو سامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، غربت کا عالم یہ تھا کہ اِن میں سے 70 کے پاس سِتر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔

اِن کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ مدینہ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔(تفسیر نعیمی،۳/۱۳۷)

بظاہر تو یہ اَصحابِ صُفّہ بڑے کمزور(Weak) تھے، بظاہر تو یہ اَصحابِ صُفّہ مفلوک الحال تھے، بظاہر تو یہ اَصحابِ صُفّہ بڑے تنگ دست تھے، ان کے پاس پہننے کو اچھے کپڑے نہ تھے، ان کے پاس کھانے کو غذا نہ تھی، ان کے پاس لیٹنے کو نرم و گرم بستر نہ تھے، ان کے پاس رہنے کو گھر نہ تھے، ان کے پاس اپنی خدمت کے لیے نوکر چاکر نہ تھے، ان کے پاس کام کاج کرنے کے لیے غلام نہ تھے، اَلْغَرَض! بظاہر یہ بڑے غریب تھے، لیکن اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول تھے، رسولِ کریم، رءوفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقرب تھے، قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر خود ربِ کائنات نے ان کی تعریف اور توصیف بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ پارہ 15، سورۃ کہف، آیت نمبر 28 میں ارشاد فرمایا:

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا(۲۸)

(پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار(زینت) چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

اَصحابِ صُفّہ کو دور مت کیجئے!

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (اللہ پاک یہ فرمارہا ہے کہ) اے حبیب مکرم! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ اپنے آپ کو تمام عمر، پوری حیاتِ طَیِّبَہ ہر محفل، ہر مجلس، ہر گھڑی، دن رات، صبح وشام ان ہی لوگوں کے ساتھ رکھئے جو مخلص (Sincere) ہیں، جو مسکین ہیں، جو فقیر ہیں، جو غریب ہیں، جو سیدھے سادھے ہیں، جو نہایت خلوص سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں، جو خشوع وخضوع کے پیکر ہیں، جو صبح سے شام تک، جو فجر سے عشا تک، جو پانچوں وقتوں میں، جو سحر کو جاگ کر، جو رات کو سونے سے پہلے اَلْغَرَض! ہر وقت ہی، ہر سانس میں ہر کروٹ میں ذکرِ الٰہی کرتے ہیں۔ ساری دنیا سے منہ موڑ کر بس اپنے مولیٰ کی ذات ہی کا ارادہ رکھتے ہیں، اسی کو چاہتے ہیں، اسی کے طلب گار ہیں۔ (اور اے حبیبِ مکرم!) ان کفار سے دور ہی رہیے جو مختلف وفد بن کر آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کو اپنے ایمان لانے کے لیے طرح طرح کی شرطیں (Conditions) لگاتے ہیں کہ یَارَسُوْلَ اللہ ہم اور ہمارا قبیلہ آپ پر تب ایمان لائیں گے جب آپ اپنے پاس سے، اپنی محفل سے ان غریب اَصْحابِ صُفّہ کو ہٹا دیں گے، یا کم از کم ہمارے ہوتے ہوئے ان کو اپنے پاس نہ آنے دیں، ان کی محفل الگ لگائیے، ہماری مجلس الگ سجائیے، ہمیں ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے اور ہماری سرداری پر فرق آتا ہے، بس یہی ایک رکاوٹ ہے جو ہم آپ کی نبوت ورسالت، صداقت، امانت ودیانت پر ابھی تک ایمان نہ لا سکے، (اس پر اللہ پاک ارشاد فرمارہا ہے) اے محبوب! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ان مکاروں کی باتوں میں مت آنا اور اپنی رحمت وعافیت والی نگاہوں کو ان پاکیزہ باطن والوں سے مت ہٹانا کیونکہ آپ کی یہ معرفت والی نظریں ہی تو ان حضرات کی کُل کائنات ہیں، آپ کی محفلیں ہی تو ان کی زندگی ہے، آپ کی جدائی ان کے لئے تکلیف کا باعث ہے، اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرمایا گیا کہ اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

یعنی جو اِخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ پاک کی فرمانبرداری میں مشغول رہتے ہیں۔(تفسیر نعیمی، تحت الآیۃ المذکورۃ،۱۵/ ۵۷۶بتغیر)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غور کیجئے! اَصحابِ صُفّہ کا مقام اللہ پاک کی بارگاہ میں کس قدر بلند ہے کہ اس نے خود ان سے مُتَعلِّق اپنے حبیب عَلَیْہِ السَّلَام کو ہدایت فرمائی کہ انہیں اپنی بارگاہِ ناز سے دور مت کیجئے۔ تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیتِ مبارکہ سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے جیسے: (1) معلوم ہوا کہ اچھوں کے ساتھ رہنا اچھا ہے اگرچہ وہ فُقَراء ہوں اور بروں کے ساتھ رہنا برا ہے اگرچہ وہ مالدار ہوں۔(2) یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح و شام خصوصیت سے اللہ پاک کا ذکر کرنا بہت افضل ہے۔ (3) صالحین کی دو علامتیں بھی اس آیت میں بیان فرمائیں اول یہ کہ وہ صبح و شام اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ ہر عمل سے اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی کے طلبگار ہوتے ہیں۔ (4)اِس آیت میں دنیا داروں کی طرف نظر رکھنے اور ان کی پیروی سے منع فرمایا گیا۔ (صراط الجنان،۵/ ۵۵۹ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمَّد

چند مشہور اَصحابِ صُفّہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَصحابِ صُفّہ کی شان و عظمت کے کیا کہنے! یہ وہ خوش نصیب لوگ تھے جو مدنی حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت میں ہی رہتے، انہوں نے زندگی کی تمام نعمتیں گھربار، اہل و عیال، مال و دولت، جاہ و ثروت اور عیش و عشرت کو دین کی تعلیم اور اشاعتِ اسلام کی خاطر قربان کر دیا تھا۔ اَصحابِ صُفّہ میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شامل(Included) ہیں۔ چند مشہور اَصحابِ صُفّہ میں حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ، حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی،

حضرت سَیِّدُنا ابوذر غِفاری، حضرت سَیِّدُنا عمّار بن یاسِر، حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی، حضرت سَیِّدُنا حُذیفہ بن یمان، حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن جیسے صحابہ شامِل ہیں۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص۱۱۶ ملخصاً)

اَصحابِ صُفّہ کی غربت کے واقعات

اَصحابِ صُفّہ بہت غریب تھے، اکثر فاقوں بھری زندگی میں رہتے، نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی تحفہ، صدقہ یا مالِ غنیمت آتا تو آپ عَلَیۡہِ السَّلَام اس میں سے اصحابِ صُفّہ پر خرچ کرتے۔ اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ یہ عظیم لوگ کئی کئی دن تک فاقہ کشی کرتے۔ اسی وجہ سے یہ لوگ بہت کمزور، ضعیف، دبلے اور نادار تھے۔ آیئے اَصحابِ صُفّہ کی غریبی اور کمزوری کے بارے میں کچھ روایات سنتی ہیں:

(1) حضرتِ سَیِّدُنا فَضالَہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنۡہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دوسَرا، امامُ الْاَنبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اَصحابِ صُفّہ تھے، حتّٰی کہ کچھ لوگ کہنے لگتے، یہ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، (اے اصحابِ صُفّہ) اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لئے اللہ کے ہاں کیا (اجر و ثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔ (فیضانِ سنّت، ص ۷۰۲، ترمذی، کتاب الزھد باب ماجاء فی معیشۃ۔۔۔الخ، ۴/۱۶۲، حدیث: ۲۳۷۵)

(2) حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ جو اصحابِ صفہ میں سے تھے یہ فرماتے ہیں: میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مِنبرِ

مُنَوَّر اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشَہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے حجرہ مُطَہَّرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدَمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیّت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک (Hunger) کی وجہ سے ہوتی تھی۔" (فیضانِ سنّت ص ۶۹۵، بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب ذکر النبی۔۔الخ، ۵۱۵/۴، حدیث: ۷۳۲۴)

(3) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم ضعیف اور نادار لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم بے کسوں کے مدد گار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ایک شخص قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا تھا اور ہمارے لئے دعا کر رہا تھا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری امت میں ایسے نیک سیرت بندے پیدا کئے، جن کے ساتھ مجھے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔" پھر ارشاد فرمایا: "فقراء مسلمین کو قیامت کے روز کامل نور کی بشارت ہو کہ وہ غنی لوگوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے یعنی پانچ سو سال کی مقدار پہلے داخل ہوں گے یہ فقراء جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور غنی لوگوں کا محاسبہ (Accountability) کیا جا رہا ہو گا۔" (الدر المنثور، الکھف، ۳۸۲/۵ تحت الایۃ: ۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غربت نعمت ہے یا زحمت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بظاہر غربت ہمارے معاشرے میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے، یقیناً وہ غربت جو ہمیں دین اور شریعت سے دور کر دے قابلِ نفرت ہے جبکہ وہ غربت جو ہمیں شریعت کی پیروی، توکّل علی اللہ اور خودداری پر ابھارے یقیناً وہ اللہ پاک کی نعمت ہے۔ ایسی غربت ہی نبیِ

رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بہت ساری فضیلت اور بے شمار فوائد کا پیش خیمہ ہے، اسی وجہ سے اللہ والوں نے غربت کو پسند فرمایا ہے اور مال و دولت کما کر اس سے نکلنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ اَصْحابِ صُفّہ کی روشن مثال ہمارے سامنے ہے، ان پاکیزہ لوگوں کے لیے مال و دولت جمع کرنا، کاروبار و بازار سے تعلق رکھنا کچھ مشکل نہ تھا لیکن انہوں نے ایسی چیزوں سے منہ موڑ کر اور صرف دین کی راہ کے لیے خود کو وقف کر کے پیش آنے والی غربت کو برداشت کر کے یہ سبق دیا ہے کہ وہ غربت جو نیکیوں کی طرف لے جائے، وہ غربت جو مال و دولت کی حرص سے آزاد کر دے، وہ غربت جو علمِ دین سیکھنے کا سبب بن جائے، وہ غربت جو نیک اعمال پر ابھارے مال دولت کی طمع سے لاکھ گنا بہتر ہے۔

وہ غریب شخص جو اپنی غربت پر صبر کرے، مال جمع کرنے کے چکروں سے دور رہے، امیروں اور ان کی دولت کو دیکھ دیکھ کر دل جلانے اور حسد کی آفت میں مبتلا ہونے سے بچے اور بے صبری و ناشکری سے دور دور رہے تو ایسا شخص یقیناً قابلِ تعریف ہے۔

یاد رکھئے! کبھی کبھی غربت اور مصیبت آزمائش بھی بن کر آتی ہے تو وہ خواتین جو غربت و مصیبت پر صبر و شکر کرنے کے بجائے ان پر کڑھتی ہیں، بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں، شکوہ و شکایت کرتی ہیں اور حرام طریقے سے غربت و مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں انہیں ڈر جانا چاہیے کہ ان کے گلے شکوے، بے صبری، اور غربت و مصیبت کو حرام ذرائع سے ختم کرنے کی کوشش آخرت کی تباہی کا سبب نہ بن جائے۔ جبکہ مصیبت پر صبر کرنا بہت بڑے اجر اور درجات کی بلندی کا باعث ہے۔

حضرت سَیِّدُنا محدث ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محتاجی (Poverty) ایک مرض کی مانند ہے جو اس میں مبتلا ہوا اور صبر کیا وہ اس کا اجر و ثواب پائے گا، اسی لیے محتاج و غریب لوگ جنہوں

نے اپنے فقر و غربت پر صبر کیا ہو گا، امیروں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (تلبیس ابلیس، ص ۲۲۵)

حدیثِ قدسی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: "جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو مصیبت میں مبتلا کروں اور وہ اس مصیبت پر میرا شکر ادا کرے تو (اے فرشتو) اس کیلئے وہی اجر لکھا کرو جو تم اس کی تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۵۳، ج ۴، ص ۱۴۸)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صَبر و قناعت یارَسُولَ اللہ!

(وسائل بخشش، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بیان یا ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے اور صبر و شکر کی عادت بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 8 مدنی کاموں میں خوب حصہ لیجئے، ان 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام " بیان یا مدنی مذاکرہ " بھی ہے۔ ہر اسلامی بہن روزانہ اِنفرادی طور پر یا تمام گھر والوں کو (جن میں نا محرم نہ ہوں) جمع کر کے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرہ نیز " مکتبۃ المدینہ " سے جاری ہونے والے دِیگر مبلغین کے سنتوں بھرے بیانات ضرور سُنیں۔ مدرَستہ المدینہ (بالِغات) میں ہفتہ وار اور جامعۃُ المدینہ میں روزانہ " کیسٹ اجتماع "

کیجئے۔ (روزانہ سنّتوں بھرا بیان یا مَدَنی مذاکرہ سُننے والوں سے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بے انتہا خوش ہوتے ہیں) اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✤ مدنی مذاکرے کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ مدنی مذاکرے کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ مدنی مذاکرے کی برکت سے دِینی معلومات (Islamic Information) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

فلموں ڈراموں سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن فلمیں ڈرامے شوق سے دیکھتیں اور نمازیں قضا کر دیا کرتی تھیں۔ ایک روز انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہونے والے "مَدَنی مذاکرے" کی کیسٹ سننے کیلئے دی۔ انہوں نے مَدَنی مذاکرہ سننا شروع کر دیا۔ ایک سوال کے جواب میں امیرِ اہلسنّت دَامت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ نے قبر کی تنہائیوں اور پریشانیوں کا ایسا نقشہ کھینچا کہ ان اسلامی بہن کا دل خوفِ خدا سے لرز اٹھا اور قبر کے وحشت ناک تصور نے ان کے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ انہوں نے گھبرا کر اسی وقت تمام گناہوں سے توبہ کی، اور نمازوں کی پابند بن گئیں۔ اسی مَدَنی مذاکرے کی برکت سے انہیں فلموں ڈراموں کی نحوست سے بھی نجات مل گئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب نہ صرف وہ خود دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوتی ہیں بلکہ دیگر اسلامی بہنوں کو بھی اس کی دعوت دیتی ہیں۔ (فلمی اداکار کی توبہ، ص ۲۰)

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار

اسلامی بہن کو جمع کروادیں."

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَصحابِ صُفّہ کا علمِ دین سیکھنا سکھانا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہم اَصحابِ صُفّہ کے بارے میں سن رہی تھیں ، یقیناً اَصحابِ صُفّہ خدمتِ دین، حصولِ علم میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان کے بنیادی کاموں میں سے ایک علم دین حاصل کرنا تھا۔ کئی روایات میں ان کے علم سیکھنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں چند روایات سنتی ہیں:

حضرت عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ "رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے ان میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی تھے یہ سب اللہ کا ذکر کررہے تھے، جب حضرت عبدُ اللہ بن رواحہ نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو خاموش ہوگئے، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے کہا اپنے ساتھیوں کو ذکر کراؤ، انہوں نے عرض کیا کہ آپ ذکر کرانے کے زیادہ حقدار ہیں۔(درمنثور، ۵/۳۸۱)

حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو اصحابِ صفہ میں سے تھے ان کا معمول تھا کہ جب لوگ دوپہر کو چلے جاتے تو یہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کے متعلق سوالات (Questions) کرتے اور قرآنِ کریم سیکھتے اور اس طرح انہوں نے دین کی سمجھ بُوجھ اور علم حاصل کرلیا اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرمارہے ہوتے تو یہ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس چلے جاتے۔ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔(فیضان صدیق اکبر ص148)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن سعید بن عاص زمانۂ جاہلیت میں ان کا نام حَکَم تھا، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام عبد اللہ رکھا، یہ بھی اصحابِ صفہ میں سے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ کاتب تھے (اسلام لانے کے بعد) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں حکم فرمایا کہ مدینہ میں لوگوں کو لکھنا سکھائیں۔ (اسد الغابۃ، عبداللہ بن سعید بن العاصی، ۳/۲۶۶ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھو اور سکھاؤ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُبْحَانَ اللہ! یقیناً اگر جذبہ سچا ہو تو منزل کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اَصحابِ صُفّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عِلْمِ دِین سیکھنے کا جذبہ چونکہ سچا تھا اس لئے وہ دلجمعی اور استقامت کے ساتھ اس پر گامزن رہے، فاقوں پر فاقے کرتے رہے، بھوک اور تنگی برداشت کرتے رہے لیکن اپنے مقصد (Purpose) سے پیچھے نہ ہٹے۔ غور کیجئے! ایک طرف اَصحابِ صُفّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا حُصُولِ علمِ دِین کا ایسا جذبہ تھا کہ کھانے پینے کا کوئی خاص انتظام موجود نہیں، ضروریاتِ زندگی میسر نہیں، بدن ڈھانپنے کے لئے پورے کپڑے نہیں، لیکن پھر بھی خوب شوق اور لگن سے علم دین حاصل کرنے میں مصروف ہوتے جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ کھانے پینے کی ہر طرح کی سہولیات ہمیں میسر ہیں، حصولِ علمِ دِین کے آسان ذرائع بھی موجود ہیں۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! ہم محض نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اور غفلت و سستی کی بنا پر اس عظیم سعادت سے محروم ہیں، یہاں تک کہ فرض علم کے لئے بھی ہم وقت نہیں نکالتیں۔ یاد رکھئے! انسان جب تک کسی کام کو کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو، وہ کام کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو، مشکل لگتا ہے۔ مگر جب اُس کام کو کرنے کا پختہ ذہن بنالیا جائے اور اس کیلئے مقدور

بھر کوشش کی جائے تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا علمِ دِین کی اہمیت (Importance) کو سمجھئے اور دنیا وآخرت کی بہتری کیلئے اس جذبے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے علمِ دِین سیکھنے میں مشغول ہو جائیے۔ یاد رکھئے! جس طرح کھانا پینا ہمارے جسم کی غذا ہے اسی طرح علم ہمارے دل کی غذا ہے۔ اگر جسم کو کھانا نہ دیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے اور مسلسل کئی روز تک بھوکا رہنے کی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے اسی طرح علم دل کی غذا ہے اگر دل کو علم کے نور سے منور نہ رکھا جائے تو وہ بھی مُردَہ ہو جاتا ہے،

دل کی غذا علم و حکمت ہے

منقول ہے کہ ایک مَرتبہ حضرت سیِّدُنا فتح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حاضرین سے پوچھا: جب مریض کو کھانے پینے اور دوا سے روک دیا جائے تو کیا وہ مر نہیں جاتا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: یہی معاملہ دل (Heart) کا ہے جب اسے کچھ دن تک علم و حکمت سے روکا جائے تو وہ بھی مر جاتا ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا فتح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سچ فرمایا کیونکہ دل کی غذا علم و حکمت ہے اور ان دونوں سے دل زندہ رہتا ہے جیسے جسم کی غذا کھانا پینا ہے پس جس نے علم کو نہ پایا اس کا دل بیمار ہے اور اس کی موت یقینی ہے لیکن اسے اس بات کا شعور نہیں ہوتا کیونکہ دنیا میں مشغولیت اس کے احساس کو ختم کر دیتی ہے اور جب موت ان مشاغل کو ختم کر دیتی ہے تو وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے بے انتہا افسوس ہوتا ہے اور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان: **اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا**۔ یعنی لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مر جائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے، کا بھی یہی مطلب ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان ثوری، ۷/۵۴، حدیث: ۹۵۷۶) (لباب الاحیاء، ص ۲۴) علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے

کے لئے اِس پُر فتن دَور میں "**مدنی چینل**" بہت بڑا معاون و مددگار ہے، ☆**مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالامال مختلف سلسلے عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔ ☆**ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کے مطالعے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا ☆**ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔ ☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالامال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَصحابِ صُفّہ کا روشن کردار

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَصحابِ صُفّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی زندگیاں اس طرز سے گزاریں کہ وہ آج تک امّت کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کا اخلاص، للّٰہیت، تقویٰ، زہد، عاجزی، شوقِ علم، خدمتِ دین، قناعت، توکل، خوفِ خدا، عشقِ رسول سمیت تمام صفاتِ حسنہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اللہ پاک نے اس مقدس گروہ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ فقط ان کا ذکر کرنا بھی اس کی رحمتیں پانے کا سبب ہے۔ اللہ پاک نے اس مقدس گروہ کے تذکروں میں بھی ایسی تاثیر رکھ دی ہے کہ فقط ان کے ذکر کی برکت سے دلوں کی دنیا زیر و زبر ہونے لگتی ہے، آج بھی اس مقدس گروہ کی قربانیوں کا تذکرہ کیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، آج بھی اس مقدس گروہ کی بے کسی اور بے بسی کا سوچا جائے تو کلیجہ منہ کو آتا

ہے، آج بھی اس مقدس گروہ کے عزیمت کے واقعات کو سنا جائے تو آنکھوں سے اشکوں کی برسات ہونے لگتی ہے، آج بھی اس مقدس گروہ کے صبر و ثبات کے واقعات کا تذکرہ ہو تو ہمت اور حوصلے کی نئی منزلیں طے ہوتی ہیں، آیئے ان مردانِ خدا میں سے دو مردانِ حق حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا ذکرِ خیر سنتی ہیں:

حضرت سلمان فارسی کی سیرتِ مبارکہ کی جھلکیاں

اَصحابِ صُفّہ میں ایک بزرگ ہستی حضرت سَیِّدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ زُہد و قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے والے، تقویٰ اور پرہیز گاری کے پھولوں کو اپنے دامن پر سجانے والے، حضرتِ سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے تابعی اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل کرنے والے مشہور صحابی ہیں۔(مراٰۃ المناجیح،۸/ ۵۲۲ ملخصاً) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اِسلام لانے کا واقعہ بہت اہم ہے۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَصْفَہَان (ایران) کے رہنے والے تھے۔ اپنے آباء و اجداد کے دین سے بیزار ہو کر دینِ حق کی تلاش میں اپنے وطن سے نکل کر مختلف دینی و مذہبی راہنماؤں کی صحبت اختیار کی۔ ایک رَاہِب نے آپ کو بتایا کہ اب نبیِّ آخرُ الزّماں کے ظہور کا وقت قریب ہے جو دینِ ابراہیمی پر ہوں گے، اُس مقام کی جانب ہجرت (Migration) کریں گے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو گا، جہاں کھجور کے درخت کثرت سے پائے جائیں گے، اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبُوَّت ہو گی، وہ ہدیہ قبول کریں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے۔ رَاہِب کے انتقال کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک قافلے کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ راستے میں قافلے والوں کی نیّت بدل گئی اور انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ

دیا۔(طبقاتِ ابنِ سعد، ۵۶/۴) تقریباًدس بار بیچے گئے۔(بخاری،کتاب مناقب الانصار باب اسلام سلمان فارسی ۶۰۷/۲ ، حدیث:۳۹۴۶) بالآخر بکتے بِکاتے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچ گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک مرتبہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجور توڑ رہے تھے کہ خبر سنی کہ نبیِّ آخرُ الزَّماں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینے کے قریب مقامِ قُبا میں تشریف لا چکے ہیں اسی وقت دل بے قرار ہو گیا، فوراً نیچے تشریف لائے اور خبر لانے والے سے دوبارہ یہ رُوح پَروَر خبر سننے کی خواہش ظاہر کی یہودی آقا نے اپنے غلام کا تَجَسُّس اور بے قراری دیکھی تو چراغ پا(غصے) ہو گیا اور ایک زوردار تھپڑ رسید کر کے کہنے لگا: تمہیں ان باتوں سے کیا مطلب ؟ جاؤ!دوبارہ کام پر لگ جاؤ، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دل پر پتھر رکھ کر خاموش ہو گئے لیکن متاعِ صبر و قَرار تو لُٹ چکا تھا لہٰذا جونہی موقع ملا کچھ کھجوریں ایک طَباق میں رکھ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یہ صدقہ ہے، قبول فرمالیجئے! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: تم کھالو، اور خود تناول نہ کیا۔ یوں ایک نشانی تو پوری ہوئی، ایک بار پھر کھجوروں کا خوان لے کر پہنچے اور عرض گزار ہوئے کہ یہ ہدیہ ہے، قبول فرمالیجئے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کو کھانے کا اشارہ کیا اور خود بھی تناول فرمایا۔ یوں دوسری نشانی بھی پوری ہوئی اس درمیان میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں شانوں کے درمیان "مُہرِ نَبُوَّت" کو بھی دیکھ لیا اس لئے فوراً اسلام قبول کر لیا اور اس دَر کے غلام بن گئے جس پر شاہوں کے سَر جھکتے ہیں۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، ۵۸/۴ ملخصاً) غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی کا تھا۔(طبقاتِ ابنِ سعد، 51/2) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو سرورِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ محبت تھی، اپنے وقت کا بیشتر حصہ دربارِ رسالت میں گزارتے اور فیضانِ نبوی سے بَہرہ مند ہوتے،اِس کے بدلے میں بارگاہِ رسالت سے سَلْمَانُ الْخَیْر۔(سنن الکبری للنسائی، ۹/۶، حدیث: ۹۸۴۹) اور سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْت (سلمان ہمارے اہلِ بیت

سے ہیں)۔(مسند بزار، ۱۳۹/۱۳، حدیث: ۶۵۳۴) جیسی نویدِ جاں فِزا سننے کی سعادت پائی ایک اور مقام پر اس بشارتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوئے کہ جنّت "سلمان فارسی" کی مشتاق ہے۔(ترمذی،کتاب المناقب، باب مناقب سلمان فارسی ۴۳۸/۵،حدیث: ۳۸۲۲)

حضرت ابوہریرہ کا مختصر تعارف

آفتابِ نُبوّت، ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت کا شَرَف پانے والے روشن ستاروں میں سے ایک حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ جلیلُ القدر صحابہ میں سے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سن 7 ہجری فتحِ خیبر کے سال ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے۔ غالباً آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا نام عَبۡدُ الرَّحۡمٰن بن صَخۡر دَوسی تمیمی ہے۔ ایک بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی آستین (Sleeve) میں چھوٹی بلی ملاحظہ کی تو فرمایا: یَا اَبَا ھُرَیۡرَۃ یعنی اے چھوٹی بلی والے، تب سے اس ابوہریرہ کی کُنیت سے مشہور ہوگئے، آپ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کثیر احادیث روایت کیں جن کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (5374) ہے۔ (عمدۃ القاری، ۱۹۴/۱، تحت الحدیث: ۹، ملخصاً) آپ کا عِلمِ دین سے شَغَف کا عالَم یہ تھا کہ جو بات معلوم نہ ہوتی حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بلا جھجک پوچھ لیا کرتے۔ (الاصابہ، ۳۵۴/۷) اپنا زیادہ سے زیادہ وقت نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابرکت میں گزارتے۔(اسد الغابۃ، ۳۳۸/۶) آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ سے فرامین سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ابوہریرہ! اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے پھیلادی تو مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ رحمت سے چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا: اِسے اٹھالو اور سینے سے لگالو! میں نے حکم کی تعمیل کی، اِس کے بعد میں کوئی بھی چیز نہیں بُھولا۔(بخاری، کتاب العلم باب حفظ العلم ۶۲/۱، حدیث: ۱۱۹ ملخصاً) حضرت سیدنا

ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک مرتبہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا لَا یُنْسٰی "اے اللہ میں تجھ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو کبھی نہ بھولوں۔" رسولِ خدا، شہِ ارض و سما صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی دعا پر "آمین" فرمایا۔ (المستدرک علی الصحیحین، ۴/۶۴۹، حدیث:۶۲۱۴) آپ کے پاس ہزار گرہیں لگا ہوا ایک دھاگا تھا جس پر تسبیح پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ (صفۃ الصفوۃ، ۱/۳۵۱) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتے اور اگر کسی وجہ سے نہ رکھ پاتے تو مہینے کے آخر میں تین روزے رکھ لیتے۔ (ماخوذ از مسند احمد، ۳/۲۶۸، حدیث: ۸۶۴۱) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینہ منورہ کے قبرستان "جنّت البقیع" میں مدفون ہیں۔

مجلس مدنی انعامات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے میں مصروف ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنظّم کرنے کے لئے تقریباً 105 شعبہ (Departments) جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلس مدنی انعامات" بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کے لیے، مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے "مجلس مدنی انعامات" کا قیام عمل میں آیا۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی او راسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العمل بنالیں آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلا

کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۵۹/۲ حدیث ۲۵۰۴) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللّٰہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۶۸) ❀ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ❀ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ۴/۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸) ❀ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّہلَوی ص ۳۶) ❀ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (ایضاً ص ۴۱) ❀ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (ایضاً ۴۳) ❀ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائینچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد